صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دارالسلطنت دہلی

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۲۰

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

الحق بکڈپو دہلی کی کتابین

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا با محاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم۔ ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص۔ کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ جائے نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت للعہ رعایتی صہ مجلد صر

حمائل شریف

بہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲۲×۲۲ تقطیع پر ہر صفحہ ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسیکے مطابق نشان لگا دیئے ہین۔ مجلد عا دو روپے۔

تاریخ اسپین

مصنف کرنل اسکاٹ

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سرسید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فوت ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہمنے اور بھی خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر دو چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عا مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجین۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہار و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے۔

ضرورت زمانہ

آریون کے کہ صدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸ر

مطبوعہ انیس جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق اٹھائیس محرم الحرام سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ — نمبر ۳

الحق دہلی

روح کی قدامت اور تناسخ

[آریہ دھرم کے] ماننے والون کا یہ عقیدہ ہے کہ روح اور مادہ خدا کی طرح قدیم ہین اور اپنے وجود کے آپ ہی خالق ہین اور جب انسان اس جسم خاکی کو خیرباد کہہ دیتا ہے تو اس کے اعمال کے مطابق دوسرا جنم ہوتا ہے۔ چنانچہ انسانون مین امیر۔ غریب عالم۔ جاہل۔ اپاہج۔ جذامی۔ بیمار۔ تندرست۔ سب کے سب پچھلے جنم کا نتیجہ ہین۔ ہر زود فہم جان سکتا ہے کہ جیو پرکرتی پرمیشور کو ایک ہی درجہ دیدینے سے شریک فی الذات لازم آتا ہے اور خدا اچھی بُری چیزون کو پیدا نہ کرتا تو انتظام عالم درہم برہم ہوجاتا اور اسکے علم یا قدرت پر کمزوری کا داغ لگتا اور نیکی یا بدی مین مطلق تمیز نہ ہوتی۔ سناتن دھرم پرچارک نے ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی اشاعت مین تناسخ پر ایک مضمون لکھا ہے جس مین درج ہے کہ "روح مادہ سے لطیف یعنی عمدہ چیز ہے مادہ کا ایک ذرہ بھی فنا ہونے والا نہین ہے تو لطیف چیز روح کسطرح فنا ہوسکتی ہے" کلام مجید مین ہے کہ لہٗ ملک السموٰت والارض خلق کل شیئ فقدرہٗ۔ یعنی زمین اور آسمان اور جو کچھ ان مین ہے وہ سب خدا کی ملکیت ہے اسلئے کہ وہ تمام اشیاء کا خالق ہے اور اس نے ہر شے کی طاقت کی ایک حد معین کردی ہے کہ جسقدر محدود چیزین ہین وہ ایک محدد پر دلالت کرین جسطرح اجسام اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے اسیطرح ارواح بھی مقید ہین اور وہ عطا کی ہوئی قوتون سے زیادہ کسی خاص طاقت کا اظہار نہین کرسکتے یہ حدبندی تمام کائنات مین نظر آتی ہے۔ پرندے کیڑون کو کھا سکتے ہین۔ مگر وہ شیر کی طرح انسانون کو نہین نگل سکتے اسیطرح انسانی روح جیسے کمالات ظاہر کرتی ہے ایک ہاتھی کی روح بالکل نہین کرتی حالانکہ وہ زیادہ جسیم ہے۔ پس ارواح اور اجسام کا حد باندہنے والا خدا ہے جسکے ذریعہ سے نظام عالم مکمل ہوتا ہے اور روح کے فنا ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جو چیز اپنی صفتون سے الگ ہوجاتی ہے اوسے فانی کہا جاتا ہے جیسے دوا کا باطل ہونا۔ پھول کا مرجھانا۔ کیسا کچھ غور طلب ہے اور انہین تغیرات کو موت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ خواب کی حالت مین انسانی جسم و روح پر ایک قسم کی موت طاری ہوتی ہے اور وہ صفتین اوس کو چھو بھی نہین جاتین جو عالم بیداری مین حاصل ہوتی ہین۔ موت کی اصلی تعریف صفت سے معطل ہونا ہے۔

سناتن دھرم پرچارک تناسخ کی تائید مین یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ "دو جہان کی تمام چیزین گردش مین ہین۔ قدرتی دور ہر وقت گردش کرتا رہتا ہے۔ چاند سورج۔ ستارے وغیرہ سب آواگون یعنی آنے جانے والی حالت مین گردش کررہے ہین۔ دن کے بعد رات۔ رات کے بعد دن۔ گرمی کے بعد سردی۔ سردی کے بعد گرمی۔ خزان کے بعد موسم بہار۔ اندھیرے کے بعد اُجالا۔ ترقی کے بعد تنزل۔ زندگی کے بعد موت۔ موت کے بعد زندگی۔ اسیطرح سے ذرہ ذرہ آواگون مین گردش کررہا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح سے سب چیزین قایم رہتی ہین۔ اور اسی قدرتی کے دورہ کے موجب آواگون مین گردش کرتی ہین" تمام دنیا کی چیزون مین تفاوت ہے۔ چاند ایک ماہ مین اپنے دورہ کو ختم کرتا ہے۔ تو سورج تین سو چونسٹھ دن مین اپنا دور تمام کرتا ہے۔ یہ سب حکم الٰہی ہے۔ کسی طرح سورج کو یہ مجال نہین ہے کہ وہ چاند کیطرح اونتیس یا تیس دن مین اپنی گردش کو پورا کرسکے یہ تمام چیزین خدا کی حکمت بالغہ کے عمدہ نمونے ہین۔ اگر یہ تناسخ کے وجود سے ظہور پذیر ہوتین اور اوسکے قادر مطلق ہونے پر دلالت نہ کرتین تو بہت سی چیزون کا نام و نشان مٹ جاتا۔ یا دنیا مین اندھیرا ہی رہتا۔ یا دن کے بعد رات نہ ہوتی۔ تناسخ کی صفت ہے کہ وہ اشیاء کی شیرازہ بندی کو توڑے اور ان کی حالتون کو بدل دے۔ دنیا کے ہر ایک ذرہ مین ترتیب اور باقاعدگی پائی جاتی ہے کسی زمانہ مین یہ نہین ہوا کہ بچوں کے سفید ڈاڑھی نکل آئی ہو اور وہ اعمال کی رو سے بڈھے ہوگئے ہون۔ یا مرد اپنے کرموں کی بدولت عورتین بنگئے ہون جب یہ صورتین پیش نہین آتین تو عقیدہ تناسخ باطل ہے۔ سناتن دھرم پرچارک لکھتا ہے "دکھ اور تکلیف برے اعمالون کا عوض ہے جو شخص پاک حالت مین انتقال کرتے ہین وہ جب بیدار ہوتے ہین تو نہایت بار یک دان۔ ذہین۔ ہوشیار نقاد اور نیک دل ہوتے ہین لیکن جو بُری حالت مین

پیدا ہوتے تھے) وہ جاہل - ٹھوس دماغ - مریض - غمزدہ - کند ذہن حالت میں پیدا ہوتے ہیں"۔ جب تناسخ ایک جاہل کو عالم اور ایک بیوقوف کو ہوشیاری کا ڈگری دیتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ شخص اپنے پچھلے جنم سے بالکل بے خبر رہتا ہے۔ ہر سزا کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ آدمی کو آئندہ برائیوں سے روکے جب مجرم کو یہ نہ معلوم ہو کہ کون سے جرم کی وجہ سے وہ انسانی قالب چھوڑ کر حیوانی قالب میں آیا ہے تو ایسی سزا دینے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک غلط فہمی کی تردید

لائل گزٹ جو خالصہ دہرم کا ارگن ہے "اسلام کی ترقی کا راز" کے عنوان سے اپنے ایک نوٹ میں لکھتا ہے کہ اسلام کی ترقی کا ایک یہ بھی زبردست راز ہے کہ اس مذہب کے ساتھ تہذیب کو لازمی رکھا گیا ہے۔ مثلاً طریق عبادت - طریق معاشرت - لباس - طریق آداب تمام دنیا کے مسلمانوں کے آپس میں بہت کچھ ملتے جلتے ہیں اور یہی تہذیب ہے کہ جس سے وہ شخص بھی اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے جنہوں نے اسلام کو کسی خوبی پر شیدا ہو کر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ محض جان کے خوف، حرص یا کسی اور ایسے ہی دباؤ میں آکر پھنس گئے تھے۔ لائل گزٹ کی یہ غلط فہمی ہے۔ کہ اسلام میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ انہوں نے حرص یا خوف یا کسی دباؤ میں آکر اس مذہب کو قبول کیا ہے۔ اسلام میں خوبی ہے تو یہی ہے کہ وہ انسانی جذبات کا خون نہیں کرتا اور آزادی کو زندگی کی ضروری چیز قرار دیتا ہے اور اسی خوبی نے لوگوں کو تبدیل مذہب پر مجبور کیا ہے دنیا میں مسلمانوں کی جیسی مالی حالت خراب ہے کسی قوم کی نہیں مگر اس پر بھی مذہب اسلام ترقی کر رہا ہے۔ گورو بابا نانک جی کا چولا دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلامی اصول کے سچے دل سے شیدائی تھے اور کوئی ایسی طاقت نہ تھی جو انکی صداقت یا راست بازی میں رخنہ ڈالتی۔ باوا صاحب نے نہایت اخلاقی دلیری سے اسلامی خوبیوں کو ظاہر کیا ہے۔

پرکاش کا سکھ مستورات پر حملہ

گذشتہ سال میں سکھوں اور آریوں کے تعلقات پر الحق نے نوٹس لیا اور محض سچے واقعات کی بنا پر آریہ سماج کا طریقہ عمل دکھایا تو گورنمنٹ پنجاب نے اوس مختصر نوٹ کو بھی غیر مستحق مضامین میں داخل کیا اور دفعہ سے دو قوموں میں منافرت پھیلانے والا بتایا گیا مذ جانب میں آئے دن جو سکھوں اور آریوں میں ان بن رہتی ہے اوسپر گورنمنٹ کی طرف سے صدائے برخاست کا مضمون ہے۔ آریہ اخبار پرکاش سکھ عورتوں کے متعلق لکھتا ہے کہ یہاں گوردوارہ صاحب کا مقدس استھان ہونیکے سبب ۲۹ دسمبر کو گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن کی خوشی میں تمام دن باجہ بجتا رہا بوقت دوپہر چند سکھنیوں کا لکچر ہوا رات کو آتش بازی چھوڑی گئی۔ ۳۰ دسمبر کو سکھنیوں کے لکچر کی بابت منادی ہوئی۔ ایک سکھنی نے عورتوں کی تعلیم پر لکچر دیا۔ اس کے بعد شری گوبند سنگھ جی کے متعلق وہ کہان ہوتا رہا بعد ازاں سکھنیوں نے ایک راگ گانا شروع کیا حاضرین کی تعداد سوائے چند سکھوں اور تماشبین کے نہ تھی کیونکہ کسکا دل اتنا سخت ہو سکتا ہے کہ اپنے جگر کے زخم پر نمک چھڑکے۔ ان سکھنیوں میں سے ایک طبلہ بجاتی تھی اور ایک ہارمونیم اور ایک گانا گاتی تھی غرضکہ لکچر کیا تھا ایک خاصہ تماشہ تھا۔ ان عورتوں کی دھوتیوں - پاجاموں - لہنگوں کے بجائے کچھیں پڑی ہوئی تھیں۔

اس مضمون پر لائل گزٹ نے اپنی قوم کی جانب سے دلی افسوس ظاہر کیا ہے وہ پوچھتا ہے کہ

کیا آریہ سماج کے دلوں میں مستورات کیلئے اتنی ہی عزت موجود ہے۔ یہی استری جاتی کی عزت ہے کیا کوئی شریف آریہ سماجی اپنی ماتاؤں اور بہنوں کے متعلق ایسے الفاظ سننا گوارا کر سکتا ہے۔ کیا آریہ استریوں کے بھجن وغیرہ گانے پر غیر مہذب اور شریر النفس ایسے ہی محاورے استعمال نہیں کر سکتا ہے جیسے کہ آریوں سے سکھ مذہبی اخبار میں کئے گئے ہیں۔

مشہور آریہ سماجی دہرم پال نے پرکاش کی اس تحریر پر اندر میں ریمارک کیا ہے کہ:

شرم کی بات ہے کہ ایک لوکل آریہ اخبار نے پچھلے گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں سکھ دیویوں کے متعلق ایسا شرمناک مضمون شایع کیا ہے کہ جس پر ہر ایک شریف آدمی نفرت کا اظہار کریگا ایک طرف تو ہمارے آریہ بھائیوں کے اخبارات میں یہ شور مچایا جاتا ہے کہ سکھ ہماری مخالفت کرتے ہیں لیکن دوسری طرف

ہمارے اخلاق کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب ہمارے اخبارات سکھوں پر حملہ کرنے لگتے ہیں تو معمولی اخلاق اور شرافت تو جیسا کو کالیا بے طاق رکھ دیتے ہیں۔ کیا آریہ اخبارات کا یہی اخلاقی معیار ہونا چاہیے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ پرکاش کی یہ بھکڑ اور دل دکھانے والی تحریریں کی اخبار نویسی پر بدنما داغ لگانے والی نہیں جس کی ایک سماجی بھی تائید کرتا ہے۔ پرکاش نیک نیتی سے بھی ان بداعتقادات کو اصلاح کی غرض سے لکھ سکتا تھا۔ لیکن کسی فرقہ کے نقائص بتانا اور چیز ہیں اور کسی گروہ کو کھلے ہوئے الفاظ میں گالیاں دینی دوسری بات ہے۔

ہمارے صوبہ کی اخبار نویسی جو روز بروز نازک بنتی جاتی ہے اوس کے بانی ایسے ہی اخبارات ہیں۔

رکھنا قدم بتصور جاناں سنبھال کے
کانٹے ہیں جابجا ابھی چشم پر آب کے

مسلمانوں کے مستقبل اور سابقہ پالیسی کے تبدیل کیے جانے والے سوال نے دردمندان قوم کو کشمکش میں ڈال دیا ہے۔ جو لوگ محض ہوا کا رخ دیکھنے والے ہیں۔ وہ پولیٹکل معاملات میں ہندوؤں کے ساتھ متفق ہو جانے پر قوم کی آئندہ شاندار زندگی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ کہیں کہیں سے یہی آواز آ رہی ہے۔ کہ ہمیں ہمسایہ قوم کے نقش قدم پر چل کر اپنی مشکلات کا حل کرنا چاہیے۔ لیکن ہمارے گروہ میں نہ اسقدر تعلیم کی ترقی ہے نہ ہم دولت اور ثروت میں دوسری قوم کی برابر ہیں نہ ہمیں وہ ذرائع حاصل ہیں۔ جس سے ہم کامیاب ہو سکیں یہ کمزوری ہم میں کیوں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے ذمہ دار ہمارے رہنما ہیں۔ جو بطور خود خطاب اور تمغہ جات حاصل کرنے کے لیے ہمیں خوشامدی ٹٹو بننے کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ اگر ابتدا ہی سے ایک جائز سپرٹ کو پیدا کیا جاتا۔ جس کے متلاشی ہم آج ہیں تو یہ پچھتانا نہ پڑتی۔ اب دل کی تسلی دینے کا صرف ایک خیال رہ گیا ہے۔ کہ خوشامد کا سارٹیفکیٹ سامنے پڑا ہو۔ نواب وقار الملک بہادر شہد کا پیالہ لیکر ہمارے پہلو میں کھڑے ہوں۔ اور ہم شہد لگا لگا کر اوسے چاٹ رہے ہوں۔ ہم ایسے خیالات کو مسلمانوں کے لیے نہایت مضر سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ جن باتوں کو معیوب سمجھتے آئے ہیں۔ آج انہیں بہتر سمجھیں اور غیر قوم کے نقش قدم پر چلیں۔ گو مسلمانوں میں جان نثار دل کی کمی نہیں ہوئی ہے۔ اسلام کے نام پر مٹنے والے ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں لیکن قربانی سے پہلے جس چیز پر نظر پڑنی چاہیے۔ وہ ہمارے شیرازہ میں خراب اور ناقص اجزا کی نمود ہے۔ اگر خدانخواستہ مذہب پر فدا ایمان ملت جلاوطن کیے جائیں۔ تو اوجلے خیالات والے گریجوئیٹ جو قوم کے ہمدرد ہونے کے مدعی ہیں۔ جو بہت سے انعام و صلہ حاصل کرنے کے لیے بجائے ماتم کرنے کے پولیس کی رپورٹری کرنے لگے۔ اگر خدا نخواستہ اون کو پھانسیاں دی جائیں تو غرور جاہ کے شیدائی رونے اور پیٹنے کی جگہ تڑپنے کا تماشہ دیکھیں گے۔ اگر خدانخواستہ بنگالیوں کی طرح مسلمان بھی جیل خانہ میں ڈالے جائیں تو ہمارے قومی جذبات اور خیالات کا بھرم جو اس وقت قائم ہے۔ اوس پر تمام غیر اقوام ہنسی اڑائیں گی۔ جب ہماری قومیت کی یہ حالت ہے تو ہمیں غیر قوم کے نقش قدم پر چل کر کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ حالت مایوسی میں ہم اپنی گذشتہ تاریخ آگے رکھیں اور جائز طریقہ سے امن کا پہلو لیے ہوئے ترقی حاصل کریں۔

شریعت محمدی میں سور حرام ہے

آج کے اخبار میں جناب ابوظفر صاحب بہاری کے سوالات درج ہیں جس میں وہ ناظرین سے دریافت کرتے ہیں کہ سور کس لیے حرام ہے۔ اگر قرآن میں مذکور ہو تو اوس مقام کو بتایا جائے۔ اسلام قانون فطرت کے مطابق ہے۔ اس لیے وہ خورد و نوش میں آداب کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور انسان کی اوس ناجائز آزادی کو روکتا ہے۔ جو اوس کی روحانی تباہی اور جسمانی بربادی کا موجب ہو۔ یہی سور کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ کلام مجید میں خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے حرمت علیکم المیتۃ و الدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ (پ ۶ - مائدہ) یعنی حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے غیر کا نام ہے۔ امید ہے کہ ناظرین الحق توریت اور انجیل کے حوالے سے سائل صاحب کو کافی وشافی جواب دیں گے۔

تازہ خبریں

قبول اسلام بمقام رہتک بذریعہ انجمن بصدق دل اسلام کو قبول فرمایا۔

نمبر	پہلا نام	اسلامی نام	قوم	کس جگہ مسلمان ہوا
۱	رو گھا	جلال الدین	بھیل	انجمن اسلامیہ ستاری
۲	پنچی	رحمت خاتون	راجپوت	〃
۳	سانپت	بیگم	تہرے ہندو	〃
۴	دیا پوڑی	جنت خاتون	بھیل	〃
۵	کاولی	عبداللہ	تہری ہندو	〃
۶	سونی	حرمت خاتون		〃

شیخ الاسلام اور دوسرے مذہبی پیشواؤں کو عاشورہ کے دن میں قتل کرنے سے ایران کی مجلس وزرا کو سخت پریشانی کا سامنا ہوا ہے۔ وہ خیال کرتی ہے کہ اس کا لوگوں پر برا اثر پڑے گا۔ ان کے قتل سے تبریز کے ایرانی غضبناک ہو رہے ہیں۔

روسی فوج کی کارروائی کی مخالفت۔ لارڈ ولمنگٹن نے پارلیمنٹ انگلستان میں بیان کیا کہ گو ایران میں انگلستان اور روس کے فوائد یکساں ہیں لیکن ہمیں اصل واقعات سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیئے۔ ایران پر فوج کشی کی وجہ یہ قرار دی جاتی ہے کہ مسٹر شسٹر سابق وزیر خزانہ نے دانائی سے کام نہیں لیا ہے نہیں ہے کہ خود روس میں ایسی زبردست جماعت موجود ہے جو روس کی سلطنت کی وسعت میں ترقی ہونے کے خلاف ہے۔

ایران کو آزاد ملک کی حیثیت سے قائم رکھنا۔ ایران کو اس وقت تک ایک درمیانی سلطنت کی حیثیت سے قائم رکھنے میں روس اور انگلستان دونوں کا فائدہ ہے جب تک روس خلیج فارس تک اپنا علاقہ بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ برطانیہ اعظم کو ہندوستان کی سلامتی کی غرض سے ایران کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

وزیر خزانہ کے قائم مقام ایران کی مجلس وزرا اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ جب تک کوئی غیر ملک کا قابل شخص وزیر خزانہ کے فرائض ادا کرنے کیلئے نہ ملے تب تک اس کام کو تین ایرانیوں کی ایک کمیٹی چلائے۔

ایران کے لئے ایک اور روسی فوج۔ بخارا میں ہو کر ایک زبردست کالم فوج گذری۔ جو ایران کے مقام مشہد کو جا رہی ہے۔

روسی اور انگریزی مال کا بائیکاٹ شیراز میں عام طور پر یورپ کے مال کا بڑے زور سے بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ مذہبی پیشواؤں میں سب سے زیادہ بااثر شخص ملا ابراہیم ہے۔ یورپین مال کے بائیکاٹ کے متعلق احکام صادر کر رہا ہے اس نے دوکانداروں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ یورپ کے سواروں اور سپاہیوں کے ہاتھ کوئی چیز نہ بیچیں۔

جمعرات گذشتہ کو تبریز میں چار اور ایرانیوں کو جنگی عدالت کے حکم سے پھانسی دی گئی۔ تبریز میں چند مکان روسیوں نے اڑا دیئے جن میں سے روسیوں پر فیر کئے گئے تھے۔ گذشتہ جمعہ کو جنگی عدالت کے حکم سے تین اور ایرانی پھانسی پر چڑھائے گئے۔ اس دن تک ۱۵ ایرانی پھانسی پا چکے تھے۔

اطالوی پادریوں کا خطرہ۔ توی یوآن فو میں اطالوی پادریوں کو جان و مال کا خطرہ ہے کیونکہ بدنظمی زوروں پر ہے۔ اس لئے یوآن شیہ کائی وزیر اعظم نے ان کی حفاظت کے لئے فوج بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔

صلح نہ ہونے کے آثار۔ شاہی خاندان کی طرف سے صلح کی کمیٹی میں تانگ شاؤ ای شریک ہوا تھا۔ جس نے اس وجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے کہ پیکن کے شاہی وزیروں نے اس کی صلح کے متعلق روش کو پسند نہیں کیا۔ اس سے اندیشہ ہو گیا ہے کہ صلح نہ ہوگی۔

جمہوری سلطنت کے حامیوں کے مقاصد۔ جمہوری سلطنت کے حامیوں نے ایک چٹھی تمام دوست سلطنتوں کے نام جاری کی ہے جس میں وہ شکایات درج کی گئی ہیں جو ان کو مانچو خاندان کے خلاف ہیں۔ سلطنت جمہوری تمام عہد ناموں قرضوں اور وعدوں کو تسلیم کرے گی۔ جو انقلاب سے پیشتر مانچو گورنمنٹ اور دوسری سلطنتوں کے درمیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کے عہد ناموں وغیرہ وہ ہرگز تسلیم نہیں کریگی۔ جمہوری سلطنت چین کے قوانین اور ملکی انتظام کے طریقوں میں ایسی اصلاح کرے گی جس سے چین کو خوشحالی نصیب ہو۔ مذہبی آزادی عطا کرے گی تجارت کے خلاف پابندیاں دور کرے گی۔ اور غیر سلطنتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھائے گی۔

صلح۔ اخبار ٹائمز لندن لکھتا ہے کہ اٹلی اور ٹرکی کے درمیان صلح کے متعلق خاص خاص امور طے ہو چکے ہیں۔ اور جنگ کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے۔

مزید روسی مظالم۔ روسیوں نے تبریز میں فدائی جماعت کے فوجی گروہ کے سرغنہ۔ ان کے نائب اور انقلاب پسند گروہ کے دو ایڈیٹروں کو بھی پھانسی دیدیا ہے۔

ایران مین مغربی تہذیب کے کرشمے

[illegible] جذبات

ہین۔ کیا ایران مین مغربی تہذیب کے نشانا [illegible] کیا وہان کا خونی نظارہ اونہین عبرت نہین د [illegible]۔ اسوقت رو [illegible] ایرانیون کو اپنی قربان گاہ کے سامنے لارہے ہین۔ اور انسانی گوشت پر چیلون اور کوون کیطرح حملہ آور ہین۔ کیا مغربی دنیا ہمدردون سے خالی ہوگئی۔ کیا ان بے کفن لاشون کو دیکھکر انسانی حیثیت سے دلون مین رحم کا ایک ذرہ بھی پیدا نہین ہوتا۔ ایران کے شمالی حصہ پر روسی فوجین قبضہ کئے ہوئے بیٹھی ہین۔ ایرانیون کو روسی کورٹ مارشل سے برابر پھانسیون کا حکم ہورہا ہے۔ اسلامی دنیا کو اس خبر سے دلی صدمہ ہوگا۔ کہ شوکت الاسلام جیسے جید عالم فاضل اور مجتہد کو صلیب پر چڑھایا گیا ہے۔ حیف ہے ایرانیون کی زندگی پر کہ علما جنکو ہر فرقہ اسلام نائب رسول مانتا ہے۔ وہ ہاتھہ بھر کی رسی پر لٹکتے ہون۔ اور اون کے مقتدائی کہڑے کہڑے منہ دیکھین۔ ایسی کم زندگی سے اپنے نام ونشان کو مٹا دینا بہتر ہے۔ اسلام کا مقتضی نہین ہے۔ کہ مسلمان ذلیل وخوار ہوکر دنیا مین رہین۔۔

ٹرکی اور اٹلی مین صلح کی کوشش

برسات ہونے کے بعد مینڈکون کا بولنا تعجب مین داخل ہے جب طرابلس کے جنگی بادلون کی گرج مین خونی بارش ہوچکی ٹریپولی کی زمین ولنانی ہوہین تر ہولی تو دل یورپ کو صلح کرانے کی سوجھی ہے۔ آغاز جنگ مین ٹرکی نے ہرچند استدعا کی مگر نقار خانہ مین کسی نے طوطی کی آواز کو نہ سنا۔ اب یورپ مین سلطنتون کی خواہش ہے کہ گرجنے والے توپون کی آواز بند ہو۔ اور دونون فریق صفائی کرلین۔ صلح ہر حالت مین مفید ہے۔ اور زمانہ کی حالت بتارہی ہے کہ دنیا کے مسلمان سلامت روی سے اپنی زندگی بسر کرین۔ لیکن ٹرکی نے کہ دہونس مین آکر تلوار ہاتھہ سے رکھدی۔ تو نہ صرف تاریخ اسلام مین اونکی رسوائی ہوگی بلکہ اون کی کمزوری سے تمام مسلمانون مین بزدلی پیدا ہونیکا خطرہ ہے۔ یہ وقت دبنے کا نہین ہے۔ ترکون کو سینہ سپر ہوکر رہنا چاہیے۔

[illegible]ف کی گورنمنٹ

مرحوم عبد المجید رحم [illegible] مرانہ ہے اگر گورنمنٹ [illegible] قناعت پسند تسلیم کرتی ہے۔ اور یہ بھی کہتی ہے۔ [illegible] ایجی ٹیشن اور تقسیم بنگال سے ناراضی بے بنیاد تھی [illegible] ون کی بغاوت کی بلکہ سے مزید ناراضی گورنمنٹ کے نقطہ خیال سے واجب تھی۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ لارڈ ہارڈنگ کی گورنمنٹ اور سکرٹری آف اسٹیٹ عہدہ کے نزدیک قناعت پسند اور وفادار ہونا بے سود اور بے نتیجہ ہے۔ برخلاف اس کے ایجی ٹیشن پہیلانا سب سے زیادہ زبردست آلہ اس زمانہ مین کامیابی کا ہے۔ اس عجیب وغریب اور انہونے سلوک سے متاثر ہوکر اگر خدانخواستہ مسلمانون سے قناعت پسندی کی اعلی صفت ضائع ہوکر اوس کے عوض بے چینی اور ناراضی کی عادت بد پیدا ہو۔ اور گورنمنٹ کی اعلی وفاداری کا جوہر مسلمانون سے برباد ہوکر اون مین گورنمنٹ کی غیر وفاداری اور بدخواہی اور بغاوت وشورش کی اسپرٹ پیدا ہوگیا۔ اس تبادلہ خیالات اور عادت کے ذمہ دار مسلمان لیڈر ہونگے۔ یا اسلامی اخبارات اخبار کے ذمہ دار ہونگے۔ یا اوس کی ذمہ دار مسلمانون کی تمام قوم ہوسکتی ہے۔ نہین نہین بلکہ اوس کی ذمہ دار لارڈ ہارڈنگ کی گورنمنٹ ہوگی۔" البشیر نے قومی حمایت کے جوش مین جس امر خاص کی طرف ویسرائے بہادر کو توجہ دلائی ہے۔ اوسکا کافی اطمینانی جواب نہ دینا مسلمانون کو منجدھار مین چھوڑ دینا ہے۔ قناعت پسندی ایک عمدہ چیز ہے۔ اور جس قوم مین یہ صفت پیدا ہوجائے اوس کے درد سے تمام دنیا موثر ہوتی ہے۔ جب یہ صفت ہمارے خمیر مین داخل ہے۔ تو سب سے پہلے گورنمنٹ کو ہماری دلسوزی کرنی چاہیے۔ ہم مین غیر وفاداری اسپرٹ کبھی نہین پیدا ہوسکتی۔ ہم کے گوروں سے زیادہ ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کی یکسانہ آواز ہے۔ جو دوسرون کا دل ہلا دیتی ہے۔ اور ہم حالت مین گورنمنٹ کے رحم والطاف کے منتظر ہین۔ اور جب تک ہم گورنمنٹ کی مہربانیون سے ناامید نہو اسی صورت سے ہندوستان مین اپنی زندگی بسر کرتی ہے۔

شہنشاہ معظم کی رعایا نوازی

کلکتہ مین جب ہز مجسٹی کی سواری مخدوم کے نزدیک پہونچی تو انبوہ خلائق کا بیشمار نہ تھا۔ اور دوسرے پر گرا پڑتا تھا۔

ایک پولیس کے سپاہی نے انتظام قائم کرنے کی غرض سے ہول ڈنڈسے سے پبلک کی مزاج پرسی کی بات دیکھ کر سپاہی کو اشارہ کیا۔ اور سپاہی نے حکم کی وجہ کر اپنے ڈنڈے کو میان میں کیا۔ اس واقعہ [illegible] دلوں پر عمدہ اثر ڈالا۔ اور نعرہ شادمانی بلند ہوا۔ ہز مجسٹی [illegible] نہ صرف پولیس کو تنبیہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔ بلکہ ان افسران کے لئے بھی ایک عمدہ نمونہ ہے۔ جو ڈنڈے کے زور سے ہندوستان پر حکمرانی جانتے ہیں۔

فرمان روائے افغانستان اور مجروحان ترکی سے ہمدردی

بادشاہ افغانستان امیر حبیب اللہ خان صاحب عید الضحی کے دن دربار میں جھولی گلے میں ڈال کر مجروحان ترکی کے واسطے چندہ طلب کیا۔ آپکی پر زور تقریر میں یہ فقرات نہایت قابل قدر ہیں۔ "پرنس ہائے دولت اطالیہ برائے پرستاری مجروحین [illegible] از ملک خود شان بہ دار الحرب آمدہ اند آیا ما از زنان کمتر هستیم که برای امداد مجروحین و یتیمان شہدا برادران دینی خود دست تابان نشویم [illegible] کہ موانع راہ معاونت بدنی و عملی ما گردیدہ باشند۔ اعانہ مالی تو [illegible] نگہ گر نشد قابل [illegible] دوست [illegible] افغان را رسانیدہ بجائے کہ [illegible] اسے حاضرین مجلس ما بادشاہ شما برائے خیر دین در دنیا [illegible] شما را برین انسانیت یکارانہ دعوت میکنند۔ حتی عین الدین کاسہ گدائی گرفتہ طلب معاونت می نمایند" یا الفاظ ایک درد بھرے ہوئے دل سے نکلے ہیں جن سے اسلامی ہمدردی اور قومی غیرت ٹپک رہی ہے۔ فی الحقیقت ترکی مالی مدد کی مستحق ہے۔ اور ہر مقام کے مسلمانوں کو اسطرف دلی توجہ کرنی چاہیے۔ جو لہر امیر صاحب کے دل میں اٹھی ہے اور اس پر عمل کرنے سے اسلامی کشتی کا ساحل مقصد پر پہونچنا کچھ بھی دشوار نہیں۔ ہمارا قومی فرض ہے کہ اپنے بھائیوں کو مصیبت میں مدد دیں۔

روسی طریقہ عمل پر ایک مسلمان لیڈر کی رائے

آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب نے پونا کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ ہندوستانی مسلمان پہلے تو اٹلی کی بجاہٹ اور کھلی ہوئی قزاقی سے رنجیدہ

[illegible]ـلام کے پرانے دشمن روس کے کرتوت [illegible]ـتانی کردی ہے۔ اس خبر نے مسلمانوں [illegible]نوں کو خوب نمایاں بنا دیا ہے کہ روس ایران کو [illegible]ـسے روسی صوبہ بنانے پر تلا ہوا ہے۔ [illegible] وہ ایک زندہ مذہب ہے۔ ایران کی تباہی اور بربادی سے ان [illegible] میں ہمدردی کی آگ کا بھڑکنا کچھ بھی تعجب انگیز نہیں ہو سکتا۔ بعض کی رائے ہے کہ مسلمان لیڈروں کو چپ رہنا چاہیے مگر ایسا کرنے کی صورت میں ہم اپنے حکمرانوں سے قوم کے اصلی خیالات چھپانے کے مجرم ہونگے۔ اگر لیڈران اس نازک موقعہ پر عوام الناس کے خیالات کی رہبری نہ کرینگے تو ان کے بے حد جوش میں آجانے کا خدشہ ہے۔ ہمیں قیصر معظم کی حکومت کے سامنے مودبانہ التجا کرنی چاہیے کہ سلطنت برطانیہ ظالم روس کا [illegible] دیکھتے ہیں کہ روس کے ظالمانہ کارناموں نے مسلمانان ہند کا دل پاش پاش کر دیا ہے اور یہ خیال اب عام دماغوں تک پہونچ گیا ہے کہ اگر مسلمان زمانہ کی ضرورتوں سے آگاہ ہوتے تو ان کی قومی زندگی اسطرح تباہی اور بربادی کی حالت میں نہ دکھائی دیتی۔ قومی آواز کا تازہ نمونہ مدراس میں ایرانی انجمن کی آواز ہے جسکی رائے ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایرانیوں کے ساتھ مل کر نہ صرف روسی بلکہ انگریزی مال کا بھی بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کے درمیان اس قابل نفرت فعل کا شروع ہونا برطانیہ کی خاموشی کا نتیجہ ہے۔ بائیکاٹ ایسا طریقہ ہے جس نے برادران وطن کو جانبازی اور سرفروشی پر آمادہ کیا تھا۔ اگر خدانخواستہ یہ افسوسناک سپرٹ پھیل نکلی تو اسکا انجام پولیٹیکل مطلع کا مکدر ہوتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سلطنت برطانیہ ایرانی معاملات کو سلجھا کر اپنی مسلمان رعایا کی دلجوئی کریگی۔

معاملات ایران اور روشن خیال ہندو

پروفیسر پرانجپائی کا بیان ہے کہ ترکی اور ایران کو محض اسلئے ستایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی حالت سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ترکی پر پہلے اسلئے حملہ ہوتے تھے کہ وہاں ترقی عام ہوتے ہیں۔ اب اسلئے کہ وہ ترقی کر رہی ہے۔ ایران و ترکی کی مشکلات سے تمام اقوام ہند کو یکساں ہمدردی ہے۔ اسطرح سرہام چند [illegible] دکن کے مسلم لیڈر کی رائے ہے کہ اس وقت تین قومیں ترکی۔ ایران۔ چین اپنی نجات میں ساعی ہیں۔ یورپین طاقتیں چین کی مزاحم نہیں باقی دو کی مزاحمت کر رہی ہیں۔

اسلامیون کے ساتھ ہی یورپین [illegible] ایران سے تعلق رکھنے والی دوا قوام۔ جسکا فرد فرد احساس انصاف کا دل سے ہے۔ کہ ہماری درخواست پر گورنمنٹ [illegible] ایران کے مصائب نے ایسی نازک حالت [illegible] کہ ہندو اور مسلمان دونون گورنمنٹ کو توجہ دلانے پر مجبور ہوئے ہین۔

تبریز مین عظیم الشان قلعہ کی بربادی

تعجب ہے کہ ایران سے ایسی ایسی دل خراش خبرین آئین اور مغربی تہذیب کے پیشواؤن پر خدا کا قہر نہ ٹوٹے

کب آسمانی بلائین تھنے بیٹھے پڑی ہوتی زرنیگی ہ؟ کیون نہین وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر روس کے سر پر نازل ہوتین جس نے مغربی حکومت کی عبادت مین ظلم اور ستمگاری کو شامل کر کے دنیا کے سامنے ہیبت ناک فوٹو کھینچ دیا ہے۔ مغربی کیریکٹر کی یہی تعلیم ہے کہ وہ ترقی کے پہلو مین ہمیشہ دنیا مین بربادی کی مثالین قائم کرسکے۔ تو مظلومون کی آہین اوسے کبھی برقرار نہین رکھ سکتین۔ خبر آئی ہے کہ روس کے ہاتھ سے عورتین اور بچے بڑی بے رحمی کے ساتھ ذبح کیئے جارہے ہین۔ ایران کا عالیشان قلعہ ارک جو ایک قدیمی عمارت تھا۔ اور علی شاہ کی بہترین یادگار تھا۔ اس مین ایک شاندار مسجد تھی وہ بھی روس کے ظالم قدمون نے روند ڈالا۔ اسوقت روس انسانون کا خون پی رہا ہے مسلمانون کی مسجدین اجاڑ رہا ہے۔ اور کوئی مہذب سلطنت کروٹ نہین لیتی۔ افسوس!

ریویو ادعیۃ الاحادیث

یہ رسالہ پر اثر بیش بہا دعاؤن کا ایک قیمتی مجموعہ ہے جسکو جناب

محمد ظہور الدین صاحب احمدی نے تالیف کیا ہے۔ مولف نے نہایت عرق ریزی اور جانفشانی سے ایسی دعاؤن کو جمع کیا ہے۔ جو اسلامی برکات اور خوبیون کا منبع ہین۔ پہلے مؤلف نے قران مجید کی تمام دعاؤن کو جمع کر کے ان کا منظوم ترجمہ کیا تھا جسکا نام ادعیۃ القران رکھا تھا۔ اب اس کتاب مین حدیثون کی تمام دعائین جمع کی ہین جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات کے لیئے ارشاد فرمائین ہین۔ ثواب دارین حاصل کرنے والون کو اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہنا [illegible]ی جلد ار یہ کتاب انجمن تشحیذ الاذہان قادیان سے مل [illegible]

مسافر چیخ اوٹھا

جو مضامین الحق مین مسافر کے متعلق شائع ہوتے رہتے [illegible]

[illegible] مسافر کے جواب مین [illegible] یہ کہتا ہے کہ ہمارے شہنشاہ کا بڑا انعام عاطفت ہے۔ اور جسکا عطیہ اہل ہند ہنے کے لیئے مذہبی آزادی ہے۔ اور یہ آزادی ہمارے شہنشاہ کو یہان تک پیاری ہے کہ اوس نے دوران تقریر مین فرمایا تھا کہ "اب مذہبی آزادی ہمارا بنیاد الثبی حق ہو چکی ہے" پس کوئی وجہ نہین کہ ہم ستہ کابر کاشش اور راست کا ناش کرنے سے جی چرائین۔ اور جھوٹے مذاہب کی تردید کرتے ہوئے۔ ویدک دھرم کی تائید نکرین جو کہ ہماری زندگی کا اصلی مشن ہے" گورنمنٹ نے جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے اوس کو غلط طور پر استعمال کرنا صرف مسافر کا کام ہے مذہبی آزادی کے یہ معنی نہین ہین کہ ایک مذہب کا پیرو بجائے معقول دلائل پیش کرنے کے دوسرے مذہب پر لعن وطعن شروع کر دیوے۔ مذہبی آزادی کے یہ معنی نہین ہین کہ مسافر صاحب اپنے آریہ اخبارات کو ہتین اور سنجیدہ کہین اور حملہ مذاہب کے پیروان کو بدزبان اور غیر مہذب ٹھہرائین۔ مذہبی آزادی کے یہ معنی نہین کہ آپ مسلمانون کے قابل تعظیم بزرگون کو گالیان دین ضرور ہے کہ بحث مباحث مین ایک مذہب دوسرے مذہب کی کمزوریان پیش کرتا ہے لیکن مسافر ابھی تک اوسی گالی گلوج کی پالیسی کو برتتے جاتا ہے جس کی بدولت اوسے ضمانت دینی پڑی تھی۔ اور اسی ہفتہ مین ہماری معقول اور جائز نکتہ چینی سے تنگ آکر اس نے گورنمنٹ کی تعریف شروع کر دی۔ مگر اوس کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ گورنمنٹ انصاف پسند ہے۔ اگرچہ تقسیم بنگال کے منسوخ ہو جانے سے مسافر کے ہم نوا اپنے ذہن مین یہ خیالی پلاؤ پکا رہے ہین کہ گورنمنٹ مسلمانون کی فریاد کو کان لگا کر نہین سنتی لیکن یہ اون کی فاش غلطی ہے۔ سلطنت برطانیہ کے سائے مین ہندو مسلمان دونون کے حقوق مساوی ہین۔ ایسی زہریلی تحریرین ہندوستانی اخبار نویسی کے لیئے ننگ اور اخباری آزادی کو موجودہ حالت سے زیادہ محدود کرنے والی ہین۔ اس لیئے ہم پنڈت جی کو نیک مشورہ دیتے ہین کہ اپنے مضامین سے آتش نفاق کو نہ بھڑکائین۔ ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے۔

گورکل کانگڑی مین کیا ہو رہا ہی

مہاشہ دہرم پال ... تناسخ کی ر... لیکر اب ہفتہ وار ... نکلا ہے۔ ناظرین کو ... کی ضرورت نہین کہ مہاشہ صاحب ایک پکے آریہ سماجی ہین یہ آپ ہی کے اوس لٹریچر پر سماج کو ہمیشہ فخر رہا ہے جو کہ پہلے دیانندی مذہب کی تائید اور اسلام کی تردید مین شائع ہوتا رہتا ہے۔ ویدون کے پرچار کا شیدائی ملو پنڈت دیانند جی کے نام اور آریہ سماج پر مٹنے والا جب کوئی بات اپنے قلم سے نکالے گا تو اس سے پڑھنے والون کو زیادہ حیرت ہوگی مہاشہ جی گورکل کانگڑی کے متعلق تحریر فرماتے ہین۔ گورکل کے آریہ سماجون نے ایک چٹھی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے پردہان صاحب کو لکھی تھی۔ جس مین تحریر ہے۔ کہ گورکل کی خرابیون کے متعلق ہم نے ایک کتاب لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ جس مین ذیل کی باتون کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا ہے۔

(۱) گورکل کانگڑی مین انتظام کے متعلق سکہا شاہی ہے۔

(۲) گورکل مین پہلے مانسون اور عالمون کو بلا کر اون کی دلشکنی اور بے عزتی

(۳) گورکل زین اوستادون کا برہم چاریون کے ساتہہ ناجائز تعلق۔

(۴) گورکل کے لڑکون کا آپس مین لڑائی جھگڑا اور برہم چیریہ کے نیم کی دردہ تصویر کشی۔

(۵) گورکل کے برہم چاریون کا آپس مین ناجائز فعل کیا

کوئی ان واقعات کو پڑھکر یہ نتیجہ نہین نکال سکتا۔ کہ گورکل مین اخلاق کی قربانی ہو رہی ہے۔ اور خلاف فطرت افعال ظہور مین آرہے ہین۔ مہاشہ دہرم پال آگے چل کر لکھتے ہین "مین اسوقت مین اپنے سامنے ایک وسیع قبرستان کا نقشہ دیکھہ رہا ہون جس مین زندہ انسان دبائے گئے ہین۔ یہ نقشہ آریہ سماج کا نقشہ ہے۔ جدہر نظر مار کر دیکھتا ہون اودھر سے ہی آواز ہر سہ کان مین پڑ رہی ہے۔ کہ میرے لڑکے تباہ ہوگئے۔ ہائے میرے چار لڑکون کا ناش ہوگیا۔ میرا بچہ بہی ناش ہوگیا۔ میری کمر ٹوٹ گئی۔ مین دین و دنیا کی طرف کا نہ رہا۔ وغیرہ وغیرہ آہ زاری میرے کان مین آرہی ہین۔ جن مین بعض کی طرف آریہ سماج کے علاوہ دیگر سوسائٹیون کی ہی ٹکٹکی لگ رہی تھی۔ کہ وہ گورکل کے باہر آکر روے زمین

... سا تینگے وہ غنچے بیرحم گلچین کے ہاتہ سے ... ئے خوشبو دینے کے پہلے کی طرح ... گلتے نظر آرہے ہین۔ یہ ایک ... لیادرد ... ن ماتا پتا کی ستیون کو چیر رہا ہے۔ آگے چل کر مہاشہ جی ... ہے ہین۔ اس قبرستان کی دوسری طرف ... مجہے وہ مغرور اور مطلق العنان ارسٹوکراٹ نظر آرہے ہین جنہون نے اپنی خواہشون کو پورا کرنے کے لئے یا کسی دوسرے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے بہولے بہالے ... سیدہے سادہے غریبون کو زندہ درگور کیا ہے۔ جس قدر یہ بےکس اور بےبس انسان تڑپتے ہین۔ اوسی قدر آریہ سماج کے یہ ارسٹوکراٹ بےکسون اور بےبسون کو زندہ درگور کرکے اون کی تازہ قبرون پر اپنے محل تیار کئے بیٹھے ہین۔ اِن کو نہ دہرم کی پرواہ ہے۔ نہ پرماتما کا ڈر نہ موت کا خوف ہے۔" دہرم پال نے جس آہ زاری پر نوٹس لیا ہے وہ اگر سچ ہے تو بنی نوع انسان کے ہمدردون کو ایسے وقت مین بیدار ہونا چاہیے اور وہ بےکسون کی مدد کرین۔

مسلمانون مین بیداری کی ایک جہلک

جب سے مسلمانون نے اپنی گری ہوئی حالت کا احساس کیا ہے اس وقت سے غیر صلح پسند ہندو اخبارات نے یہ راگ الاپنا شروع کیا ہے کہ اِن مین جوشش بہرے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کسی قوم مین ... روح پہونکنے سے یہ مراد نہین ہوسکتی کہ وہ قوم حکومت کو دہمکیان دیکر اپنا کام نکالے۔ بلکہ جدید پالسی سے مسلمانون کی اصلی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی گذشتہ عظمت کو قائم رکھہ سکین۔ اگر خدانخواستہ ہندوستان مین انقلاب ہو جائے۔ تو کبہی مسلمانون کی غیرت گوارہ نہ کرے گی۔ کہ وہ اپنے ہی وطن کے محکوم بن کر رہین۔ مسلمانون کے بیدار ہونے کے یہ معنی ہین کہ وہ اپنے اسلاف کے اقوال و افعال پر کاربند ہون کیونکہ یہی وہ طریقہ ہے۔ جس سے اون کی حالت سنبہل سکتی ہے۔ اور ہندوستان مین اسلام کو روز بروز ترقی حاصل ہوسکتی ہے۔

نور ہوا اگر ہو تو ... کوئی رسالہ اس کا جواب بیرنگ مجہسے چاہتا ہے
رڈیل صدر ملتان

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون۔ عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہون۔ ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ... مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ ار مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر انہین کا تمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ؎

وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

کلام الامام۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

نسیم دعوت۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۱۲ار

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔ قیمت صرف ۶ر

پیغام صلح۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر ... ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ [illegible] نصاریٰ کے ہین۔ قیمت صرف ۳ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۱۲ار

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے غیر مجلد ؏

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا جواب عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

دیانند کی الف پر ریویو یہ ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۸ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے۔ غیر مجلد ؏

حدوث مادہ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ؏

سفرنامہ۔ روم و شام۔ مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ... مجلد عہ

اصلاح البشر قال اللہ علیہ حرص تمام اخلاقی مسائل ... عالیجناب مولوی نواب صدر الدین خان رئیس کی تصنیفات سے ہین۔ جو ... ہے

بڑے ... کا پڑھنا ضروری ہین۔ نمونون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی برگردن دیانندی نلام۔ حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

تنبیہ زبان دراز بجواب انشائے راز ... ہند کے ضمیمہ نعرہ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

پیدایش عالم۔ اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے قیمت ۳ر

سوہنگا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے رونتا سخہ قابل دید ہے قیمت ۲ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۲ر

دہرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کیئے تھے قابل قیمت صرف ار

وید کے ڈھول مین فتور۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار